4771CH13

13 جھلکاری بائی

کردار : رانی لکشمی بائی، ناناصاحب، سامنت، جھلکاری بائی، جنرل روز، ایلچی، سپاہی اور دامودرراؤ (خاموش کردار)

زمانہ : سنہ 1857

پہلا منظر

(رانی لکشمی بائی اپنے محل میں جنگی لباس میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے سامنے ناناصاحب اور کچھ سردار بیٹھے ہوئے ہیں۔ پاس ہی ایک پلنگ پر رانی کا گود لیا بیٹا دامودرراؤ بیٹھا ہے۔ لکشمی بائی تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتی ہے۔)

لکشمی بائی : جھانسی کے بہادرو! انگریزوں کی ایک بڑی فوج نے جھانسی کو چاروں جانب سے گھیر لیا ہے۔ ہمارے کئی بہادر سپاہی شہید ہو چکے ہیں۔ ہمارے کچھ سردار انگریزوں سے جا ملے ہیں۔ اب ہمارے سامنے ایک ہی راستہ بچا ہے کہ ہم قلعے کا پھاٹک کھول دیں اور انگریزوں کی فوج سے جنگ لڑیں۔ اب جھانسی کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کا وقت آ گیا ہے۔

© NCERT not to be republished

سامنت : رانی صاحبہ! جھانسی پر اپنی جان قربان کرنے کے لیے ہم ہمیشہ تیار ہیں۔ ہم دامودر راؤ کی حفاظت کا انتظام بھی کرلیں گے۔ لیکن دانستہ طور پر انگریزوں کی فوج کے سامنے جاکر جان دینا عقل مندی نہیں ہے۔ اچھا تو یہ ہوگا کہ کسی طرح قلعے سے محفوظ نکل کر فوج کو ازسرِ نو متحد کریں۔

لکشمی بائی : میں آپ کے منصوبے سے اتفاق کرتی ہوں لیکن اب انگریزوں کی فوج کا گھیرا توڑ کر باہر نکل پانا آسان نہیں ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ انگریزوں کے مخبر محل کے اندر بھی ہیں۔ یہ غدّار ہماری چھوٹی چھوٹی باتیں انگریزوں تک پہنچا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں چوہے کی طرح بل میں چھپے رہنے سے تو اچھا ہے شیر کی طرح دشمن پر ٹوٹ پڑیں۔

ناناصاحب : رانی صاحبہ! ہم آپ جیسی بہادر شخصیت کو انگریزوں کی فوج کے سامنے مرنے کے لیے نہیں جانے دیں گے۔ میں سامنت کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ آپ کا یہ فیصلہ جذباتی ضرور ہے لیکن حکمتِ عملی کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہمیں کوئی دوسرا راستہ تلاش کرنا ہوگا۔ آپ کی شکست صرف رانی لکشمی بائی کی شکست نہیں ہوگی، پوری جھانسی کی شکست ہوگی۔ اگر جھانسی کی اتنی آسانی سے ہار ہوگئی تو پورے ہندوستان میں جاری جنگِ آزادی کی تحریک خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس وقت سب کی نگاہیں آپ پر ٹکی ہوئی ہیں۔

(ایک ایلچی آتا ہے)

ایلچی : رانی صاحبہ کی جے!

لکشمی بائی : کہو، کیا خبر لائے ہو؟

ایلچی : رانی صاحبہ! خبر اچھی نہیں ہے۔ انگریزوں کی فوج کا گھیرا جھانسی کے چاروں طرف سخت ہوگیا ہے۔ انھوں نے آپ کو زندہ پکڑنے کی ٹھان رکھی ہے۔

لکشمی بائی : وہ خواب دیکھ رہے ہیں۔ خیر تم جاؤ! حالات پر نظر رکھو!

(ایلچی تیز قدموں سے چلا جاتا ہے)

لکشمی بائی : ناناصاحب! میں کسی بھی حال میں انگریزوں کی قیدی نہیں بننا چاہتی ہوں۔ میں جھانسی کی حفاظت کرتے ہوئے موت کو گلے لگا لینا پسند کروں گی۔ آپ لوگ اپنے حوصلے کو یکجا کر کے تہیہ کریں کہ انگریزوں کی فوج کو شکست دینا ہے۔

(اسی دوران خواتین فوج کی سپہ سالار جھلکاری بائی داخل ہوتی ہے۔ وہ لکشمی بائی کی ہم شکل نظر آتی ہے۔)

جھلکاری بائی : رانی صاحبہ کی جے!

© NCERT not to be republished

لکشمی بائی : آؤ آؤ جھلکاری بائی! تم صحیح وقت پر آئی ہو۔ کہو، تمھاری فوج کی کیا تیاری ہے؟

جھلکاری بائی : رانی صاحبہ! خواتین فوج، اگلی صفوں میں لڑنے کے لیے تیار کھڑی ہے۔ بس... آپ کے حکم کا انتظار ہے! لیکن...

لکشمی بائی : لیکن کیا؟ بلا جھجک کہو۔

جھلکاری بائی : گستاخی معاف ہو رانی صاحبہ! مجھے اس فیصلہ کن جنگ کے لیے آپ کا فوجی لباس، پگڑی اور کلغی چاہیے۔

لکشمی بائی : (مسکرا کر) ٹھیک ہے جھلکاری بائی! تمھاری یہ خواہش ضرور پوری ہوگی۔

(لکشمی بائی کمرے میں جاتی ہے اور واپس آ کر ایک تھال جھلکاری بائی کو دیتی ہے۔)

ناناصاحب : جھلکاری بائی! تمھارا منصوبہ کیا ہے؟ یہ تو بتاؤ۔

جھلکاری بائی : میرا منصوبہ یہ ہے کہ میں اپنی فوج کو لے کر انگریزوں کو قلعے کے مرکزی دروازے پر الجھا کر رکھوں گی۔ اس سے ان کی پوری توجہ مجھ پر رہے گی۔ وہ رانی سمجھ کر مجھے گھیرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اتنے میں رانی صاحبہ دامودر کے ساتھ اپنی بہادر فوج لے کر محل سے دور نکل جائیں گی۔

© NCERT not to be republished

لکشمی بائی : لیکن جھلکاری! میں تمھیں جان بوجھ کر موت کے منھ میں کیسے جانے دوں؟

جھلکاری بائی : رانی صاحبہ! آپ ہی نے ہمیں سکھایا ہے کہ بہادر عورتیں موت سے نہیں ڈرتیں۔ ہم جان کی بازی لگا کر بھی جھانسی کی حفاظت کریں گے۔

ناناصاحب : جھلکاری بائی صحیح کہتی ہے رانی صاحبہ! اب آپ دیر مت کیجیے۔

("مہارانی کی جے! جھانسی امر رہے!" کا نعرہ لگاتے ہوئے جھلکاری بائی باہر نکل جاتی ہے۔ اس کے پیچھے چند سپاہی بھی نکلتے ہیں۔ جھلکاری انھیں جھک کر سلام بجالاتی ہے اور چلی جاتی ہے۔)

(فیڈ آؤٹ)

دوسرا منظر

(سبھی درباری اور فوج کے سربراہ پریشان ہیں۔ لکشمی بائی پریشانی کی حالت میں بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ فوجی سربراہ اور دربار کے لوگ سنجیدگی سے کچھ تبادلۂ خیال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ناناصاحب لکشمی بائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔)

ناناصاحب : رانی صاحبہ! ہمیں محل کا پھاٹک کھول کر انگریزوں پر حملہ کرنے کے بجائے اپنی فوج کو کسی اور طریقے سے حملہ کے لیے تیار کرنا چاہیے۔

سامنت : ناناصاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں رانی صاحبہ! ہمارے بہت سے فوجی شہید ہو چکے ہیں۔ انگریزوں کے پاس جدید ہتھیار بھی ہیں۔ اس لیے ہمیں جذبات کے بجائے حکمت عملی سے کام لینا چاہیے۔

لکشمی بائی : اس وقت حکمت عملی کے بجائے ہمت اور شجاعت کی ضرورت ہے۔ زیادہ سوچنے کا وقت نہیں ہے اب...

(اس دوران جھلکاری بائی رانی لکشمی بائی کے فوجی لباس میں داخل ہوتی ہے۔ اور رانی لکشمی بائی کے بالکل قریب

© NCERT not to be republished

آ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ رانی لکشمی بائی سے اس قدر مشابہت رکھتی ہے کہ ان دونوں میں فرق کرنا دشوار ہوتا ہے کہ اصل کون ہے۔ سب لوگ اسے حیرت سے دیکھتے ہیں۔ جھلکاری بائی لکشمی بائی کے انداز میں ہی ان کے جملے کو مکمل کرتے ہوئے کہتی ہے۔)

جھلکاری بائی : میدان میں داخل ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

ناناصاحب : ارے جھلکاری بائی تم! تم تو ہو بہو رانی صاحبہ لگ رہی ہو۔

جھلکاری بائی : آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میرا رانی صاحبہ کا ہم شکل ہونا شاید آج زیادہ بامعنی ہو سکتا ہے۔

تیسرا منظر

(لکشمی بائی کے بھیس میں جھلکاری بائی انگریزوں کی فوج پر ٹوٹ پڑتی ہے۔ فوج کو چیرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے۔ خواتین فوج

© NCERT not to be republished

بھی دشمنوں کے ساتھ جنگ کر رہی ہے۔اسی دوران جھلکاری بائی کے جسم پر کئی زخم لگتے ہیں۔وہ نڈھال ہو جاتی ہے۔یہ دیکھ کر جنرل اپنی فوج کو حکم دیتا ہے۔)

جنرل روز : سپاہیو! جھانسی کی رانی کو زندہ پکڑنا ہے۔چاروں طرف سے گھیر لو اسے۔

(انگریزی فوج آگے بڑھتی ہے اور نڈھال جھلکاری بائی پر تلوار سے وار کرتی ہے۔جھلکاری بائی زمین پر گر جاتی ہے۔انگریزی فوج اسے قیدی بنا لیتی ہے۔)

جنرل روز : جھانسی کی رانی! تم بہت بہادر ہو۔ہم تمھاری بہادری کو سلام کرتے ہیں لیکن اب تم ہماری قید میں ہو۔

جھلکاری بائی : (کراہتے ہوئے) جنرل! جھانسی کی رانی کو زندہ پکڑنا تمھاری بساط سے باہر ہے۔وہ زندہ رہنے تک آزاد ہی رہے گی۔رانی جھانسی کی جے! (اتنا کہہ کر جھلکاری بے ہوش ہو جاتی ہے۔جنرل اسے غور سے دیکھتا ہے۔)

جنرل روز : کیا؟ یہاں کوئی ہے جو اسے پہچانتا ہو؟

(ایک سپاہی وہاں آتا ہے۔فوجی خاتون کو غور سے دیکھتا ہے۔اس کی گردن کو دوسری طرف کرتا ہے اور اسے پہچان لیتا ہے۔)

سپاہی : جنرل آپ کا شک صحیح ہے۔یہ لکشمی بائی نہیں،اس کی ہم شکل جھلکاری بائی ہے۔

جنرل روز : جھلکاری بائی! اس عورت نے تو کمال کر دیا۔

(جھلکاری بائی کا مردہ جسم زمین پر پڑا ہے۔جنرل روز حیرت زدہ کھڑا ہے۔پردہ دھیرے دھیرے گرتا ہے۔)

(ہندی سے ترجمہ)

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

مُخاطب	:	جس سے بات کی جائے
از سرِنو	:	نئے سرے سے
متّحد	:	یکجا ہونا، ایک ساتھ ہونا
ایلچی	:	خبر لانے والا سفیر
تہیّہ	:	فیصلہ، مکمل ارادہ
تبادلۂ خیال	:	دو یا دو سے زیادہ لوگوں کا آپسی اظہار رائے
مشابہت	:	ایک جیسا دکھائی دینا، مماثلت
بساط	:	طاقت، شطرنج کھیلنے کا کپڑا

غور کیجیے

- جھلکاری بائی رانی لکشمی بائی کی ہم شکل تھی۔ اس نے رانی لکشمی بائی کی جگہ انگریزوں سے لوہا لیا اور وطن کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔ وہ بہت بہادر خاتون تھی اور بہت ہی کم عمر میں گھڑسواری اور ہتھیار چلانے کے فن میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ وہ رانی لکشمی بائی کی قابلِ اعتماد سپاہیوں اور مشیروں میں سے ایک تھی۔ اس کی بہادری کی وجہ سے اسے رانی لکشمی بائی کی فوج 'دُرگا دَل' میں اہم عہدہ حاصل تھا۔

سوچیے اور بتایئے

i. رانی لکشمی بائی سامنت کا مشورہ کیوں قبول نہیں کرنا چاہتی تھی؟

ii. جھلکاری بائی نے کیا منصوبہ پیش کیا؟

iii. "جھانسی کی رانی کو زندہ پکڑنا تمھاری بساط سے باہر ہے۔" جھلکاری بائی نے کیوں کہا؟

iv. ڈرامے کا کون سا کردار آپ کو پسند ہے اور کیوں؟

© NCERT not to be republished

خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے پُر کیجیے:

- دانستہ طور پر انگریزوں کی فوج کے سامنے جاکر جان دینا ______ نہیں ہے۔ (عقل مندی/بہادری)
- رانی صاحبہ! ______ اگلی صفوں میں لڑنے کو تیار کھڑی ہے۔ (خواتین فوج/لکشمی بائی کی فوج)
- ارے جھلکاری بائی تم! تم تو ہو بہ ہو ______ لگ رہی ہو۔ (ناناصاحب/رانی صاحبہ)
- جھانسی کی رانی کو زندہ پکڑنا تمھاری ______ سے باہر ہے۔ (بساط/قدرت)

کالم 'الف' اور کالم 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:

	کالم (الف)	کالم (ب)
i.	رانی لکشمی بائی	انگریزی فوج کا بڑا افسر
ii.	ناناصاحب	رانی لکشمی بائی کا گود لیا ہوا بیٹا
iii.	جھلکاری بائی	ہندوستان کی خاتون مجاہدِ آزادی جنھوں نے جھانسی کی رہنمائی کی
iv.	ایلچی	جھانسی کی فوج کے سردار
v.	جنرل روز	خواتین فوج کی سپہ سالار
vi.	دامودر راؤ	پیغام لانے والا

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- آپ کو معلوم ہے کہ جس لفظ سے کسی اسم کی خوبی، خامی یا خصوصیت ظاہر ہو، اُسے 'صفت' کہتے ہیں اور وہ اسم جس کی خصوصیت ظاہر کی جائے، اُسے 'موصوف' کہتے ہیں مثال کے طور پر چھوٹے بچے۔ یہاں 'چھوٹے' صفت اور 'بچے' موصوف ہے۔ نیچے دیے گئے جملوں میں سے 'صفت' اور 'موصوف' کو الگ کر کے لکھیے:

i. انگریزوں کی ایک بڑی فوج نے جھانسی کو چاروں جانب سے گھیر لیا ہے۔

ii. ہمارے کئی بہادر سپاہی شہید ہو چکے ہیں۔

iii. رانی صاحبہ! آپ ہی نے ہمیں سکھایا ہے کہ بہادر عورتیں موت سے نہیں ڈرتیں۔

© NCERT not to be republished

iv. انگریزی فوج نڈھال جھلکاری بائی پر تلوار سے وار کرتی ہے۔

v. انگریزوں کے پاس جدید ہتھیار بھی ہیں۔

موصوف	صفت

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کی جمع اور جمع الجمع بنائیے:

جمع الجمع	جمع	لفظ
		فتح
		امر
		شاہد
		رکن
		دوا

◆ نیچے دیے گئے محاوروں کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

i. بساط سے باہر ہونا ______________________

ii. دشمن پر ٹوٹ پڑنا ______________________

iii. اینٹ سے اینٹ بجانا ______________________

iv. دانت کھٹے کرنا ______________________

v. پاؤں اکھڑنا ______________________

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

- دو لوگوں کے درمیان گفتگو یا بات چیت کو ’مکالمہ‘ کہا جاتا ہے۔ مکالمے ڈرامے کا اہم جُز ہوتے ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھی کے ساتھ مل کر کسی موضوع پر مکالمے لکھیے اور انھیں جماعت میں سنائیے۔
- آپ کو معلوم ہے کہ ملک کی آزادی کی لڑائی میں خواتین نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ آپ کسی خاتون مجاہدِ آزادی کے بارے میں پڑھیے اور اپنے تاثرات کا تحریری اظہار کیجیے۔

عملی کام

- مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی خواتین کی فہرست تیار کیجیے۔
- نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے جھلکاری بائی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

1. *https://indianculture.gov.in*
2. *https://amritmahotsav.nic.in/unsung-heroes-detail.htm23473*
3. *https://ncert.nic.in/pdf/module/Nari_Shakti/NSF2E.pdf*

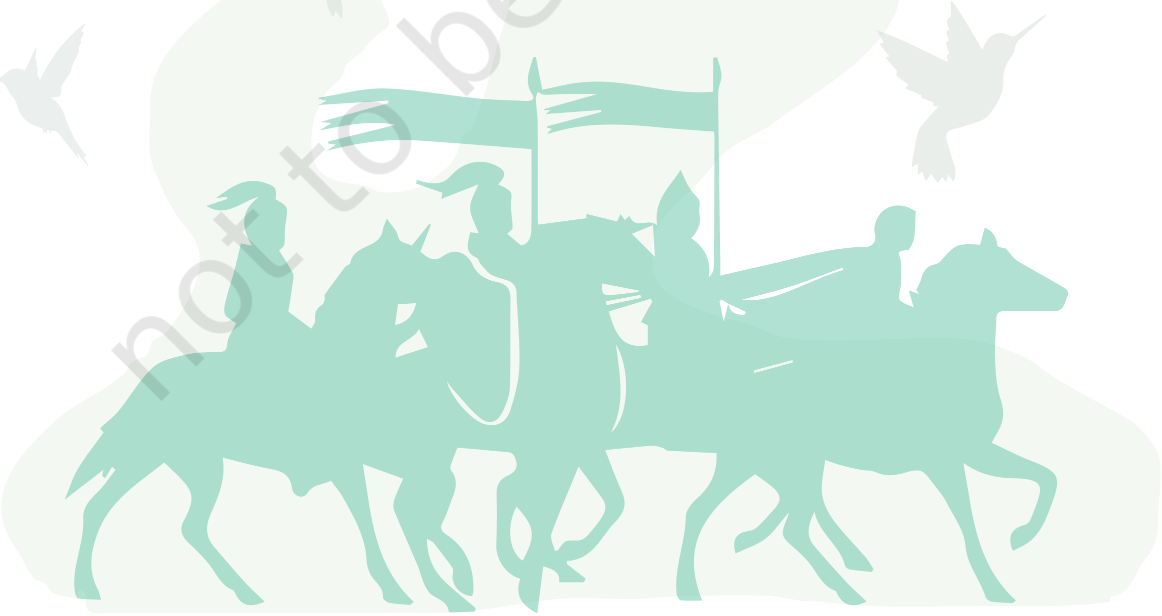

© NCERT not to be republished